

## صمود فلوٹیلا - کیا اسرائیل نیٹو کے ساتھ تصادم کرے گا؟

عالیٰ صمود فلوٹیلا - ایک بے مثال بین الاقوامی قافلہ جو اسرائیل کی غزہ پر 17 سالہ ناکہ بندی توڑنے کا مقصد رکھتا ہے۔ اب اپنی منزل سے 400 ناٹکل میل سے کم فاصلے پر ہے۔ متعدد قومی پر چمتوں کے نیچے سفر کرتے ہوئے، یہ چالیس سے زائد مالک سے مسافروں کو لے جا رہا ہے: فلسطینی جیسے کہ یورپی پارلیمنٹ کی رکن ریما حسان، یورپی پارلیمنٹ کے ارکان بشمول انالیز اکوراڈو، سینیٹریا سکوڈیری، ایما فورو، اور لن بوتلن، بارسلونا کی سابقہ میراڈا کولاو، ماحولیاتی کارکن گریٹا تھنبرگ، کتنی موجودہ اور سابقہ سیاستدان، اور یہاں تک کہ امریکی فوجی سابقہ فوجی بھی۔ ان میں سابقہ لیبیانی وزیر اعظم عمر الحاسی بھی شامل ہیں، جو لیبیانی جہاز عمر المختار پر سوار ہیں۔ ان کی شرکت انہیں سب سے اعلیٰ عہدے دار بناتی ہے جو جسمانی طور پر موجود ہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ مشن کوئی معمولی اشارہ نہیں بلکہ ایک سنجیدہ سیاسی عمل ہے۔

فلوٹیلا کو یونان، سپین، اٹلی اور ترکی کے نیٹو بحری جہازوں کی حفاظت حاصل ہے۔ اٹلی اور سپین نے حفاظتی امدادی پوزیشنوں کے لیے جہاز مختص کیے ہیں، جبکہ یونان نے اپنے پانیوں میں محفوظ راستہ کی ضمانت دی ہے اور اسرائیل کو جہاز پر یونانی شہریوں کی موجودگی سے آگاہ کیا ہے۔ قافلہ کریٹ کے قریب ڈرونز کے ذریعے ہر انسانی کا سامنا کر چکا ہے، جہاں غیر مسلح کشیوں کے خلاف سن کرنے والے اور جلن پیدا کرنے والے آلات استعمال کیے گئے۔ ان خطرات کے باوجود، فلوٹیلا آگے بڑھ رہی ہے۔ نہ صرف اسرائیل کی ناکہ بندی بلکہ بین الاقوامی قانون کی ساکھ کو بھی آزماتی ہوئی۔

## انسانی ہمدردی کے قافلے سے سیاسی امتحان تک

فلسطینیوں کے لیے، فلوٹیلا ایک لاٹ ف لائن ہے۔ اکتوبر 2023 سے اب تک 64,000 سے زائد افراد کی ہلاکت اور غزہ کو جان بوجھ کر قحط کے حالات سے دوچار کرنے کے ساتھ، فلوٹیلا کے ذریعے لائی جانے والی خوراک، ادویات اور سامان کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن یہ ایک سیاسی چیلنج بھی ہے۔ قانون سازوں، میڑوں، ایک سابقہ وزیر اعظم، اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ کارکنوں کو اکٹھا کر کے، فلوٹیلا اس بات پر زور دیتی ہے کہ غزہ کی ناکہ بندی صرف ایک انسانی بحران نہیں بلکہ خود قانون کا امتحان ہے۔

چھلے سفر- ماوی مرمرہ، مدلین، اور ہندلہ- نے اسرائیل کی نفاذی و حشیانہ نوعیت اور اس کے ذریعے توڑے جانے والے قانونی ڈھانچوں کو ظاہر کیا۔ ان کے سبق اب اس بات کی تشكیل کر رہے ہیں کہ دنیا کو صمود کے سفر کو کس طرح دیکھنا چاہیے۔

## ماوی مرمرہ: سمندر میں بلا سزا قتل

31 مئی 2010 کو، اسرائیلی کمانڈوز نے ماوی مرمرہ پر دھاوا بولا، جو کہ ترکی کا ایک جہاز تھا جو غزہ کے لیے پہلی فریڈم فلوٹیلا کی قیادت کر رہا تھا۔ یہ چڑھائی بین الاقوامی پانیوں میں ہوئی اور اس کے تیجے میں 10 شہریوں کی موت اور درجنوں زخمی ہوئے۔

### قانونی تجزیہ

- بین الاقوامی پانیوں میں طاقت کا استعمال: اقوام متحده کے قانون سمندر کی کنوشن (UNCLOS) کے تحت، کھلا سمندر کسی ایک ریاست کی نفاذی دائرہ اختیار کے تابع نہیں ہوتا، سو ائے سخت متعین حالات کے (مثلاً، سمندری ڈاکو، غلاموں کی تجارت)۔ ایک انسانی ہمدردی کے جہاز پر شہریوں پر چڑھائی اور قتل کسی قانونی استثناء کے تحت نہیں آتا۔
- تنااسب اور ضرورت: اقوام متحده کے انسانی حقوق کو نسل نے اس چھاپے کو غیر قانونی اور غیر مناسب قرار دیا۔ لاٹھیوں اور باریچی خانے کے اوزاروں سے لیس شہریوں نے کمانڈو کے مہلک حملوں کو جواز نہیں بخشتا۔
- جوابدہی کا فقدان: عالمی مذمت کے باوجود، کوئی اسرائیلی عہدیدار پر مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ اس نے عدم سزا کو مضبوط کیا، یہ سکھاتے ہوئے کہ سمندر میں تشدد برداشت کیا جائے گا۔

ماوی مرمرہ نے یہ سابقہ قائم کیا کہ اسرائیل بین الاقوامی پانیوں میں شہری جہازوں پر مہلک طاقت کے ساتھ حملہ کر سکتا ہے اور تاریخ سے بچ سکتا ہے۔

## مدلین: سمندری ڈاکو، وہشت گردی، اور یہ غمال بنانا

9 جون 2025 کو، مدلین، ایک ب्रطانوی پرچم کے تحت انسانی ہمدردی کا جہاز، غزہ سے 160 ناٹھک میل دور جب اسرائیلی افواج نے اسے روکا۔ مسافروں میں گریٹا تھنبرگ اور یورپی پارلیمنٹ کی رکن ریما حسان شامل تھیں۔ عملے نے الیکٹر انک خلل، جلن پیدا کرنے والے اسپرے، زبردستی چڑھائی، اور حرراست کی اطلاع دی۔

### قانونی تجزیہ

- سمندری ڈاکو (UNCLOS کا آرٹیکل 101): بین الاقوامی پانیوں میں غیر مسلح شہری جہاز پر ریاستی جہازوں کا حملہ جب سیاسی مقاصد کے لیے کیا جائے تو سمندری ڈاکو سمجھا جاتا ہے، کیونکہ مدلین دشمنی میں ملوث نہیں تھا۔
- ریاستی وہشت گردی: بین الاقوامی کارکنوں کی پرتشد گرفتاری اور یہ غمال بنانا مستقبل کے انسانی ہمدردی کے قافلوں کو ڈرانے کے لیے تھا۔ جو وہشت گردی کی ایک کلاسیکی خصوصیت ہے۔
- یہ غمال بنانا (1979 کی یہ غمال کنو نشن): مسافروں کی حراست، بشمول ایک منتخب پارلیمنٹریں، یہ غمال بنانے کی تعریف کے مطابق ہے: افراد کو پکڑنا تاکہ ریاستیں یا تنظیمیں سیاسی عمل کرنے یا نہ کرنے پر مجبور ہوں۔
- پرچم ریاست کی ذمہ داری: برطانوی پرچم کے تحت جہاز ہونے کے ناطے، برطانیہ کی براہ راست ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے جہاز کی حفاظت کرے اور معاوضہ مانگے۔ لیکن اس نے کوئی عمل نہیں کیا۔

مدلین نے اسرائیل کی اس خواہش کو ظاہر کیا کہ وہ دن دیہاڑے نمایاں شہریوں کے خلاف سمندری ڈاکو اور یہ غمال بنانے کے عمل کو انجام دے۔

## ہندلہ: انسانی ہمدردی کی امداد کا اغوا

26 جولائی 2025 کو، ہندلہ، جو ایک درجن سے زائد ممالک سے کارکنوں اور امداد لے جا رہا تھا، غزہ سے 40 ناٹیکل میل دور روا کا لیا۔ اسرائیل نے جہاز پر چڑھائی کی، اسے ضبط کیا، عملے کو حراست میں لیا، اور امداد کو ضبط کر لیا۔

### قانونی تجزیہ

- سمندری ڈاکو: مدلین کی طرح، ہندلہ ایک شہری جہاز تھا جو بین الاقوامی پانیوں میں تھا۔ ریاستی جنگی جہاز کے ذریعے زبردستی ضبطی، بغیر قانونی جواز کے، سمندری ڈاکو کی تعریف پر پورا اترتی ہے۔
- عالمی عدالت انصاف (ICJ) کے عبوری اقدامات کی خلاف ورزی: عالمی عدالت انصاف نے اسرائیل کو غزہ میں انسانی ہمدردی کی امداد کی اجازت دینے کا حکم دیا تھا۔ ہندلہ کی ضبطی اس پابند حکم کی براہ راست خلاف ورزی تھی۔
- بھوک گو ہتھیار کے طور پر استعمال: انسانی ہمدردی کی سپلائی کو روک کر، اسرائیل کی کارروائیوں نے ناکہ بندی کو شہریوں کو بھوک رکھنے کے ایک ذریعے کے طور پر مضبوط کیا۔ جوروم کے قانون کے تحت جنگی جرم ہے۔

ہندلہ نے دکھایا کہ ناکہ بندی کا نفاذ کوئی دفاعی اقدام نہیں بلکہ انسانی ہمدردی کے اقدامات کے خلاف ایک جارحانہ وہشت گردی کا عمل تھا۔

## سمندر میں تناو اور دفاعی پوزیشنز

یہ سابقہ - ماوی مرمرہ، مدنی، اور ہندلہ - غیر قانونی طاقت کے استعمال کا ایک نمونہ ظاہر کرتے ہیں۔ تاہم، صمود فلوٹیلا کو نیٹو کے بھری جہازوں کی حفاظت حاصل ہے۔

رپورٹ کے مطابق، مستقل احکامات اسکارٹس کو فائز کھولنے یا جوابی کارروائی کرنے سے منع کرتے ہیں۔ تاہم، انہیں فلوٹیلا کی حفاظت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ عملی طور پر، اس کا مطلب ہے ایک حفاظتی پوزیشن اپنانا۔ جنگی جہازوں کو اسراٹیلی حملہ آوروں اور شہری کشتوں کے درمیان رکھنا۔

اگر اسراٹیل فائز کھولتا ہے تو، خودداری کے مستقل احکامات خود بخود مشو خ ہو جاتے ہیں۔ ایک بھری کمانڈر کے پاس اپنے جہاز اور عملے کی حفاظت کا حق اور فرض دونوں ہیں۔ یہ فرض درج ذیل پر مبنی ہے:

- اقوام متحده کے چارٹر کا آرٹیکل 51 (خود دفاعی کا فطری حق)،
- UNCLOS (سمندر میں غیر قانونی طاقت کے استعمال کے خلاف قانونی دفاع)،
- روایتی بھری قانون (سمندر میں طویل عرصے سے تسلیم شدہ تنااسب دفاع)،
- بھری مصروفیات کے قواعد (فوجی کوڈ جو کمانڈروں سے عملے اور جہاز کی حفاظت کا تقاضا کرتے ہیں)۔

یو ایس ایس نسنس کا سابقہ اس اصول کی طاقت کو واضح کرتا ہے۔ جولائی 1988 میں، جہاز نے غلطی سے ایران ایئر فلائلٹ 655 کو مار گرایا، جس سے 290 شہری ہلاک ہوئے، جب اسے غلطی سے ایک دشمن طیارہ سمجھا گیا۔ کمانڈر کو سزا نہیں دی گئی۔ استدلال سادہ تھا: کپتان کا فطری فرض اپنے جہاز اور عملے کی حفاظت کرنا سب سے اہم ہے، چاہے یہ تراژیک غلطی ہو۔ یہاں پر اطلاق کیا جائے تو، اگر اسراٹیل فائز کے اسکارٹ کو نشانہ بناتا ہے، تو کمانڈر قانونی طور پر خود دفاعی رد عمل دینے کے پابند ہوں گے۔

ابتدائی حملے کو پسپا کرنے کے بعد، کپتانوں کو اپنے ہیڈ کوارٹرز کو مطلع کرنا ہوگا، جو اقوام متحده کی سلامتی کو نسل کو آرٹیکل 51 کے تحت رپورٹ کریں گے۔ ریاستیں پھر نیٹو آرٹیکل 5 کا سہارا لے سکتی ہیں، جو اتحادی سطح پر اجتماعی دفاع کے بارے میں مشاورت کو متحرک کرتا ہے۔

## غزہ کے پانی اور ناکہ بندی کی غیر قانونی حیثیت

نمازعہ کا مرکز غزہ کے سمندری علاقے کی حیثیت ہے۔ اسرائیل خود غزہ کو خود مختار علاقے کے طور پر دعویٰ نہیں کرتا۔ 2005 میں اس نے اپنے آباد کاروں اور مستقل زمینی افواج کو واپس بلایا اور غزہ کو اسرائیلی ساحلی علاقوں کی طرح انتظام نہیں کرتا۔ بین الاقوامی قانون کے منطق کے مطابق، یہ دعوے کا فقدان ملحوظہ سمندر کو فلسطینی پانی بناتا ہے۔

اقوام متحده کے قانون سمندر کی کنونشن (UNCLOS) کے تحت، ایک ساحلی ہستی کو 12 ناٹھیکل میل کا علاقائی سمندر اور 200 ناٹھیکل میل کی خصوصی اقتصادی زون (EEZ) کا حق حاصل ہے، جو جغرافیہ کے تابع ہے۔ غزہ، جو 140 سے زائد اقوام متحده کے رکن ممالک کی طرف سے تسلیم شدہ مقبوضہ فلسطینی علاقے کا حصہ ہے، اس طرح سمندری زونز کا قانونی حق رکھتا ہے۔ علاقائی سمندر کے اندر، فلسطینی خود مختاری کا اطلاق ہونا چاہیے؛ اس کے علاوہ، EEZ وسائل پر خصوصی حقوق دیتا ہے، جبکہ اس سے باہر کھلا سمندر نیو یوگیشن کی آزادی سے چلتا ہے۔

اسرائیل کی نفاذی کارروائیاں اس لیے ان پانیوں میں ہوتی ہیں جو یا تو ہیں:

- فلسطینی علاقائی پانی، جہاں صرف فلسطین کو نفاذ کا حق ہے؛ یا
- کھلا سمندر، جہاں کوئی ریاست نیو یوگیشن میں مداخلت نہیں کر سکتی، سوائے سخت معین استثناء کے جیسے کہ سمندری ڈاکویا غلاموں کی تجارت۔

ان زونز میں جہازوں کی ضبطی کے ذریعے، اسرائیل سمندروں کی آزادی کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

### سان ریمو کے تحت ناکہ بندی اور جواز کا مسئلہ

اسرائیل اپنی کارروائیوں کو سان ریمو میونٹل برائے بین الاقوامی قانون جو سمندر میں مسلح تمازعات پر لالا ہوتا ہے (1994) کے تحت ناکہ بندی کے قانون کا حوالہ کر جواز پیش کرتا ہے۔ لیکن سان ریمو کے قواعد اسرائیل کی پوزیشن کے خلاف کئی طریقوں سے کاٹتے ہیں:

- ناکہ بندی کا انحصار قابل تصدیق فوجی ضرورت پر ہونا چاہیے اور اسے شہریوں کو بھوکار کھنے یا ان سے ضروری اشیاء کی محرومی کے مقصد سے نافذ نہیں کیا جا سکتا۔
- ناکہ بندی انسانی ہمدردی کی امداد کے گزرنے کو روک نہیں سکتی، خاص طور پر جب شہری محرومی کا شکار ہوں۔
- کسی بھی روک تھام کو اس ثبوت سے تعاون حاصل ہونا چاہیے کہ ہدف بنایا گیا جہاز خطرہ پیش کرتا ہے۔

اسرائیل ان معیارات پر پورا نہیں اترा۔ ملین نے کارکنوں اور انسانی ہمدردی کی سپلائی لے جا رہی تھی، بشوں بچوں کا دودھ اور طبی امداد۔ ہندلہ نے ایسی آبادی کے لیے خوراک اور ادویات لے جا رہی تھی جو پہلے ہی قحط کے حالات میں تھی۔ اسرائیل نے کسی بھی موقع پر قابل تصدیق ثبوت پیش نہیں کیا کہ کوئی بھی جہاز سیکورٹی خطرہ تھا۔ جب تک کہ کوئی بچوں کے دودھ کو مضحکہ خیز طور پر ہتھیار نہ سمجھے، اسرائیل کی نفاذی کا روایتی واضح طور پر غیر قانونی تھیں۔

## قانونی مضرمات

قانونی فوجی ضرورت قائم کرنے میں ناکامی کی وجہ سے، اسرائیل کی ناکہ بندی کو سان ریمو کے تحت قانونی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور چونکہ ناکہ بندی عملی طور پر قحط، محرومی اور بلا امتیاز تکلیف پیدا کرتی ہے، یہ اجتماعی سزا کے متراffد ہے، جو چوتھے جنیوا کنوشن کے تحت منوع ہے اور متعدد اقوام متحده کی رپورٹوں میں مذمت کی گئی ہے۔

لہذا، بین الاقوامی بحری قانون کے نقطہ نظر سے:

- غزہ کے علاقائی پانی اور فلسطینی پانی ہیں UNCLOS کے تحت۔
- اس کے علاوہ کھلا سمندر ہے، جہاں نیو یونیکیشن کی آزادی کا اطلاق ہوتا ہے۔
- اسرائیل کی طرف سے ملین اور ہندلہ جیسے انسانی ہمدردی کے جہازوں کی ضبطی کو سان ریمو، UNCLOS، یا انسانی ہمدردی کے قانون کے تحت قانونی طور پر جواز نہیں دیا جا سکتا۔

## نیٹو کی اجتماعی دفاعی مشکل

اسرائیل کا نیٹو کے جنگی جہازوں پر حملہ اتحاد کی تاریخ کا سب سے سنگین امتحان پیدا کرے گا۔ آرٹیکل 5 اعلان کرتا ہے کہ ایک رکن پر حملہ سب پر حملہ ہے۔

- جنوبی یورپی اتحادی (اٹلی، سپین، یونان، ترکی) ممکنہ طور پر سخت رد عمل کے لیے دباؤ ڈالیں گے، ان کے جہازوں کی قربت اور ان کے ملکی سیاسی مناظر کو مد نظر رکھتے ہوئے۔
- امریکہ، برطانیہ، اور جرمنی، تاہم، اسرائیل کے ساتھ براہ راست تصادم کے خلاف مزاحمت کر سکتے ہیں، ان کے گھرے فوجی اور سیاسی تعلقات کو دیکھتے ہوئے۔ وہ شرکت سے گریز کر سکتے ہیں جبکہ دوسروں کو عمل کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

لیکن گریز کرنا اسرائیل کی طرفداری کے مترادف نہیں ہے۔ نیٹو مختلف شرکتوں کی اجازت دیتا ہے: ارکان اپنے رو عمل کی شکل منتخب کر سکتے ہیں، لیکن وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ ایک مسلح حملہ ہوا ہے۔ مکمل طور پر عمل کرنے سے انکار یا بدتر، اتحادی شرکت داروں کے خلاف اسرائیل کی طرف ہلم کھلا طرفداری۔ نیٹو کی ساکھ کو بتاہ کر دے گا۔

ایسی تقسیم دشمنوں کو حوصلہ دے گی۔ روس اس سابقہ کا فائدہ اٹھاتے گا، اسے مشرقی یورپ میں نیٹو کے عزم کو جانچنے کے لیے استعمال کرے گا۔ چین اس دراز کو اس ثبوت کے طور پر نوٹ کرے گا کہ مغربی اتحاد سیاسی طور پر حساس جارحوں کے خلاف اجتماعی دفاع نافذ نہیں کر سکتے۔ وہ ہم آہنگی جو یورپ اور ایشیا میں جنگ کو روکتی ہے کمزور ہو جائے گی۔

مختصرًا: اگر نیٹو اپنے ارکان کو اسرائیلی جارحیت سے بچانے میں ناکام رہتا ہے، تو یہ ماسکو اور بیجنگ کے خلاف اپنی روک تھام کو کمزور کرتا ہے۔

## اسٹریچ اور سیاسی اثرات

اسراءيل کے لیے، تنازع کا بڑھنا بتاہ کن تہائی کا خطرہ رکھتا ہے۔ سابقہ وزیر اعظم، موجودہ قانون سازوں، اور عالمی شہرت یافتہ کارکنوں کو لے جانے والے جہازوں پر حملہ خود دفاعی دعووں کو چکنا چور کر دے گا۔ یہ ناکہ بندی کو اجتماعی سزا کے طور پر بے نقاب کرے گا۔

فلویلہ کے لیے، خود روک ٹوک ایک کامیابی ہے: یہ اسرائیل کی غیر قانونی حیثیت کو دستاویزی بناتی ہے، عالمی غم و غصہ کو متحرک کرتی ہے، اور فلسطینی صمود۔ استقامت کو مضبوط کرتی ہے۔ جہاڑ پر اعلیٰ درجے کے سیاستدانوں اور نمایاں شخصیات کے ساتھ، جارحیت عالمی سطح پر گونجتی ہے۔

## نتیجہ

عالمی صمود فلویلہ امداد کی ترسیل سے زیادہ ہے۔ یہ ایک امتحان ہے کہ کیا بین الاقوامی قانون کا اطلاق ہوتا ہے جب فلسطینی متأثرین ہوں۔

- ماوی مرمرہ نے دکھایا کہ بین الاقوامی پانیوں میں شہریوں کو بغیر جواب ہی کے قتل کیا جا سکتا ہے۔
- مدلیں اور ہندلے نے دکھایا کہ اسرائیل نے سمندری ڈاکو، یہ غمال بنانے، اور عالمی عدالت انصاف کو چیلنج کر کے قحط نافذ کیا۔

● یو ایس ایس و نسنس نے دکھایا کہ بحری کمانڈر قانونی طور پر اپنے جہاز اور عملے کی حفاظت کے پابند ہیں، چاہے اس کی تراژیک قیمت ہو۔

نماو کی زنجیر پیش گوئی کے قابل ہے: حفاظتی پوزیشن، حملہ، UNCLOS، روابطی قانون، اور آرٹیکل 51 کے تحت فوری خود دفاعی، اقوام متحده کی سلامتی کو نسل کو رپورٹ، نیٹو آرٹیکل 5 کا ممکنہ سہارا۔

جو غیر متوقع ہے وہ یہ ہے کہ کیا نیٹو اور عالمی برادری اپنے قوانین پر قائم رہیں گے، یا ایک بار پھر عدم سزا آزادانہ طور پر سفر کرے لی۔ جہاز پر اور غزہ میں فلسطینیوں کے لیے، یہ کوئی نظریہ نہیں۔ یہ زندگی یا موت کا معاملہ ہے۔